

هَذَا بَلَّغُ النَّاسِ

اللہ کا پیغام انسانوں کے نام

رِیَاضُ الْقُرْآنِ

مع فضائل قرآن کریم

7 Line سطری

نہایت ہی سادہ اور آسان زبان میں قرآن مجید کی ترجمانی

اس قرآن میں ہر سورت سے پہلے الگ الگ قسم کے

رسم الخط میں جمع کئے گئے ہیں

ان شاء اللہ یہ ترجمانی اللہ سے بہت ہی قریب کر دے گی۔

قرآن پاک سے بڑا سچا اور مفصل اسٹاذ اس دنیا میں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

اللہ کی رضا کا طالب



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ!

جس طرح ہم اپنی ضرورت کی کوئی چیز جب خریدتے ہیں تو اس چیز کو درست طور پر استعمال کرنے کے اصول پر مرتب کوئی نہ کوئی مختصر یا مفصل کتابچہ ضرور دیا جاتا ہے، تاکہ اس چیز سے استفادہ کرنے میں سہولت ہو اور کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اس کائنات میں اربوں کھربوں کی تعداد میں پھیلی مخلوقات میں سے سب سے زیادہ اہمیت والی مخلوق انسان ہے جسے اشرف المخلوقات کہا جاتا ہے، اور اس کے اہم ہونے کی وجہ سے اس کو اپنی زندگی گزارنے کے لیے بھی اہم مقصد دیا گیا کہ تمہاری تخلیق کا مقصد رب کریم کی عبادت کے سوا کچھ نہیں: ”وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ“ (ذاریات: ۵۶) اور اس مقصد کو حاصل کیسے کرنا ہے یہ سکھانے کے لیے ایک ایسی کتاب دی گئی جو انسان کے ہر قدم پر اس کی رہنمائی کرتی ہے، ایک ایسی کتاب جس کا ہر حرف اپنے

اندر ایک نور اور جس کا ہر لفظ اپنے اندر ایک معنی لیے ہوئے ہے، اس کی تلاوت عبادت افضل ترین عبادت، اس کو پڑھنے پڑھانے والا دنیا کا بہترین انسان، ایک ایسی کتاب کہ جو اسے یاد کر لے وہ نہ صرف خود جنت کا حق دار ہو جائے بلکہ دوسروں کی شفاعت کا رتبہ حاصل کر لے، ایسی کتاب کہ روز قیامت اس کے یاد کرنے والے سے کہا جائے کہ پڑھتا جا اور جنت کے درجات چڑھتا جا! وہ بابرکت و با عظمت کلام کوئی اور نہیں بلکہ یہی قرآن پاک ہے۔

اس قرآن کی کیا تعریف کی جائے کہ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے، دو جہاں کے خالق و مخلوق کے مالک کا شاہی فرمان ہے، سارے فرشتوں کے سردار حضرت جبرئیل علیہ السلام جنہیں اللہ تعالیٰ نے امین کے لقب سے نوازا ہے، اُن کے واسطے سے دنیا میں آیا ہے اور تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں ان کے دشمنوں اور مخالفوں نے بھی ”صادق“ اور ”امین“ مانا ہے، اُن کے ذریعے ہم نے اور سارے عالم نے پایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ”إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ

لَحِظُوتُونَ“ (الحجر: ۹) کا اعلان فرما کر خود اس قرآن کی حفاظت کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

اس قرآن میں کس کے لیے رہبری نہیں ہے؟ ہر ایک کے لیے ہے، نبی اور رسول کے لیے بھی، صحابہ و صحابیات کے لیے بھی، بادشاہوں اور حاکموں کے لیے بھی، رعایا اور محکوموں کے لیے بھی، عالموں کے لیے بھی اور عوام کے لیے بھی، مال داروں کے لیے بھی اور غریبوں کے لیے بھی، مردوں کے لیے بھی اور عورتوں کے لیے بھی، جوانوں کے لیے بھی اور بوڑھوں کے لیے بھی، شہریوں کے لیے بھی اور دیہاتیوں کے لیے بھی، جو نعمتوں میں کھیل رہے ہیں اُن کے لیے بھی اور جو مصیبتوں کو جھیل رہے ہیں اُن کے لیے بھی، یہاں تک کہ بچوں کے لیے بھی اور جن و انس کے لیے بھی۔

خطاب کہیں رسولوں سے ہے، کہیں مؤمنین سے، کہیں عام انسانوں سے، کہیں یہود سے، کہیں کفار سے، کہیں دیگر اہل کتاب سے، کہیں اُن سے جو گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، کہیں اُن سے جو امیدیں تک کھو چکے ہیں۔

کیسے پیارے اللہ ہیں! سب کا بھلا چاہنے والے، سب کو اپنی آغوشِ رحمت میں لینے کو تیار، پھر بھی کوئی کان نہ دھرے تو کس کا قصور ہے؟ خود ہی قصور وار ہے اور خود ہی محروم ہے۔

اپنے اس کلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے باتیں کرتے ہیں، اُن کی مصیبتوں میں اُن کی ڈھارس بندھاتے ہیں، اُن کی حیرانیوں میں اُن کی رہبری فرماتے ہیں، اُن کو اپنی سیدھی راہ سُجھاتے ہیں، اُن کو نفع دینے والی باتوں کا پتہ بتاتے ہیں، اُن کے نقصان کی چیزوں سے اُنہیں ہوشیار کرتے ہیں، کہیں غیب کی باتوں سے پردہ اُٹھاتے ہیں، کہیں کائنات میں پھیلی اپنی نشانیاں دکھلاتے ہیں، کبھی نافرمانوں کے انجام سے آگاہ کرتے ہیں، کبھی فرماں برداروں کے احوال سناتے ہیں، اُخروی زندگی کی کامیابی کے راز بتاتے ہیں، دنیوی زندگی کی کامیابی کے گر سکھاتے ہیں۔

سُننے والا بندہ ہے سنانے والے اللہ ہیں، خالق ہیں، مالک ہیں، رازق ہیں، رب ہیں، علیم ہیں، خبیر ہیں، سب کچھ جاننے والے ہیں، ہر چیز کی خبر رکھنے والے ہیں، کچھ ہے جو اُن کے علم

سے باہر ہو؟ کچھ ہے جو اُن کے بس میں نہ ہو؟ سب اُن کے علم میں ہے، سب کچھ اُن کی گرفت میں ہے، ایسے علیم وخبیر رب، ایسے قوی و قدیر اللہ، اپنے ضعیف و ناتواں بندے سے مخاطب ہیں، اللہ اکبر! کبریائی کی شان ہے، اللہ مہربان ہے، سنار ہا ہے، سنوار ہا ہے، رمضان کی تراویح میں، روزانہ کی نمازوں میں، تفسیر کے درسوں میں، مدرسوں کی کلاسوں میں، تعلیم کے حلقوں میں، ہر ایک کی خود کی تلاوت میں۔

دھیان ہو، استحضار ہو تو کیا کیفیت بنے، کیسی خوشی حاصل ہو، کیسی اندھیریاں چھٹیں، کتنا نور حاصل ہو، کیسا سرور نصیب ہو، میرا عظمت والا پاک اللہ مجھے جیسے حقیر اور گندے بندے سے مخاطب ہے۔

یہ بات نہ معلوم کہاں سے مشہور ہو گئی کہ قرآن کا ترجمہ نہ پڑھنا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے؛ حالانکہ ترجمہ پڑھ کر تو کوئی گمراہ نہیں ہوتا، خود اپنی عقل سے بات کا مطلب نکالنے سے ہو سکتا ہے؛ اس لیے جو بات سمجھ میں نہ آئے اپنی مسجد کے امام یا کسی مستند عالم سے پوچھ کر سمجھی جائے یا کوئی معتبر تفسیر دیکھ لیں۔

عربی کے بعد دینی علوم کا سب سے زیادہ ذخیرہ اردو میں ہے؛ اس لیے اردو سے اچھی واقفیت اس زمانے میں بہت ضروری ہے، حضرت مولانا اسعد اللہ صاحبؒ (جو حضرت تھانویؒ کے خلیفہ اور مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کے ناظم تھے) نے ایک موقع پر فرمایا: ”اردو کا سیکھنا بھی عبادت ہے سکھانا بھی عبادت ہے، پڑھنا بھی عبادت ہے لکھنا بھی عبادت ہے؛ کیونکہ ہمارا دینی سرمایہ اردو میں ہی زیادہ ہے“، لہذا اردو کی تعلیم اس زمانے کے بڑی ضرورت ہے، قرآن شریف کے ترجمے بہت ہوئے ہیں اور بڑے بڑے علماء نے کیے ہیں؛ لیکن موجودہ وقت میں اردو کی واقفیت اتنی کم ہو گئی ہے کہ عوام الناس اُن ترجموں سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا پا رہے ہیں، اس بات کو سامنے رکھ کر بندے نے ایک کوشش کی ہے، جو نیا ترجمہ نہیں ہے بلکہ متقدمین و متاخرین کے مختلف تراجم کو سامنے رکھ کر قرآن پاک کی آسان ترجمانی ہے۔

اس ترجمانی کے ذریعہ موجودہ زمانے کے عوام بھی اور اسکولوں اور کالجوں کے پڑھنے والے وہ لوگ بھی جو عربی و فارسی

سے واقفیت نہیں رکھتے آسانی کے ساتھ سمجھ سکیں کہ اپنے کلام کے ذریعے ہمارا رب ہم سے کیا کہتا ہے، کیسے ہم اُس کی رضا و خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں، اور کیوں کر ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اللہ کو اپنا کلام محبوب ہے، بلا سمجھے بھی پڑھا جائے تو موجبِ تقرب ہے، پھر سمجھ کر پڑھا جائے گا تو کتنا قرب دلائے گا، یہ مالک کا کلام ہے، ”مَلِكُ الْكَلَامِ“ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس قرآن کو اپنے اوپر لازم سمجھو؛ کیونکہ یہ اللہ کا دسترخوان ہے، اللہ تعالیٰ کے اس دسترخوان سے ہر ایک کو ضرور لینا چاہیے، اور علم تو سیکھنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ (حیۃ الصحابہ: ۲۵۹/۳)

لیکن اس قرآن سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اسی وقت اٹھایا جاسکتا ہے جب کہ قرآن کے حقوق کو ملحوظ رکھا جائے، بہت سارے مفسرین نے اپنی تفاسیر کے مقدمات میں قرآن کے حقوق اور تلاوت قرآن کے آداب بہت تفصیل سے بیان کیے ہیں، بندہ ان سب کو نقل کرنے کے بجائے چند نہایت اہم امور

کی جانب توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہے:

☆ بغیر وضوء کے مصحف کو ہاتھ نہ لگائیں۔

☆ قرآن پاک سے فائدے کا حاصل ہونا اس کی عظمت سے

جڑا ہوا ہے، جتنی زیادہ عظمت ہوگی اتنا زیادہ فائدہ حاصل

ہوگا، باطنی عظمت یہ ہے کہ دل میں بہت زیادہ احترام ہو

اور عزت ہو، جب کہ ظاہری عظمت یہ ہے کہ اسے اونچی

جگہ رکھا جائے، اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے، اس سے

زیادہ اونچی جگہ خود نہ بیٹھا جائے، جس طرح خود کے لیے

نئے کپڑے لائے جاتے ہیں اسی طرح قرآن پاک کے

لیے بھی جزدان بنانے کا اہتمام ہو، الغرض ہر ممکن کوشش

کی جائے کہ قرآن پاک کی عظمت میں کوئی کمی نہ آنے

پائے۔

☆ تلاوت کے دوران عام طور پر لوگ انگلی پر تھوک لگا کر

ورق پلٹتے ہیں، یہ نہایت ہی بے ادبی کی بات اور قرآن کی

شان میں بہت بڑی گستاخی ہے، اس سے پرہیز کرنا

چاہیے۔

☆ قرآن پاک کو صاف ستھرا رکھنے کا اہتمام کریں؛ کیونکہ گھروں میں رکھے قرآن پر جی ہوئی دھول دل پر جی ہوئی سیاہی کو ظاہر کرتی ہے۔

☆ قرآن کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں، اور یہ یاد رکھیں کہ دوسروں کی زندگی کو جہنم بنا کر سجدوں میں جنت مانگا نہیں کرتے۔

اگرچہ ابتداء ہی سے پورے قرآن مجید کی ترجمانی کا ارادہ تھا؛ لیکن چونکہ آخر کے دو پاروں کی سورتیں نمازوں میں زیادہ پڑھی جاتی ہیں، اُن میں اکثر شروع زمانے میں نازل ہوئی ہیں، ایمانیات اور دعوت سے بھری ہوئی ہیں، نیز چونکہ یہ سورتیں چھوٹی ہونے کی وجہ سے ان کا ترجمہ یاد رکھنا آسان بھی ہوتا ہے اور نماز میں ان کے معانی کے دھیان سے جی لگنے کی امید بھی زیادہ ہوتی ہے، اس لیے شروعات میں ان دو پاروں کا ترجمہ کیا گیا جو بھمد اللہ شائع ہو چکے ہیں، اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا سعید احمد خاں صاحب مکیؒ نے بندے کے والد صاحبؒ سے فرمایا تھا کہ مولوی صاحب!

قرآن پاک کے آخری کے دو پارے جو سمجھ کر پڑھ لے، اس کے لیے پورے قرآن کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

اس ترجمانی کو عوام کے لیے بہت زیادہ آسان اور سہل بنانے کے لیے حتی الامکان بہت آسان الفاظ استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اس مقصد کے لیے اسے مسجد میں آس پاس بیٹھنے والے عوام الناس کو سنایا اور سنوایا، پھر اسے گھر کی خواتین کو جو کم تعلیم یافتہ اور گھریلو عورتیں ہوتی ہیں انہیں بھی سنایا، جو بات ان میں سے کسی کی سمجھ میں نہ آئی اسے مزید سہل کر دیا، اب حشر کے میدان میں یہ مت کہنا کہ ہم کو کسی نے قرآن کا ترجمہ آسان کر کے نہیں دیا تھا۔

اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ اس ترجمانی میں جو کچھ خوبی ہے وہ اُن علماء و مفسرین کا فیض ہے جنہوں نے اپنے اپنے دور میں مشقتیں اٹھا کر ترجمہ اور تفسیر پر بڑی محنتیں فرمائی ہیں؛ البتہ چند امور ایسے ہیں جن پر اس ترجمانی میں خاص طور پر توجہ دی گئی ہے، وہ یہ ہیں کہ ہر سورت کے شروع میں اس سورت کی مکمل تفصیل نقل کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے، یعنی اس سورت میں

کتنی آیات و رکوع اور الفاظ و حروف ہیں، نازل ہونے کی جگہ کون سی ہے، ترتیب تلاوت و ترتیب نزول کے اعتبار سے کون سے نمبر پر ہے، اس سلسلہ میں الفاظ و حروف کے لیے فہیم الدین صاحب کے ترجمے ”القرآن المبین“ سے اور ترتیب تلاوت و ترتیب نزول کے لیے حسنین مخلوف کی ”صفوة البیان“ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

مزید یہ کہ قرآن شریف کے متن کے لیے نہایت صاف ستھرا متن استعمال کیا گیا، ترجمہ بھی صاف اور کھلے کھلے الفاظ میں لکھوایا گیا تاکہ پڑھنا آسان ہو، امید ہے کہ عوام و خواص سب ہی اسے مفید پائیں گے، اور دین کی محنت کرنے والوں کو بھی ایسا مستند ترجمہ حاصل ہو جائے گا جس کی مدد سے اُن کے وعظ و بیان کو عام سے عام آدمی بھی سمجھ سکے گا۔

برصغیر میں عام طور پر تلاوت کے لیے قرآن کے جو نسخے استعمال کیے جاتے ہیں وہ تیرہ سطری ہوتے ہیں چنانچہ تقریباً تمام اردو تراجم بھی تیرہ سطری مصحف کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کیے جاتے ہیں، لیکن حفاظ کرام جو عموماً قرآن پاک کا پندرہ

سطری نسخہ استعمال کرتے ہیں ان کے لیے سہولت اسی میں ہوتی ہے کہ ترجمہ قرآن پندرہ سطری مصحف کے ساتھ طبع ہو؛ تاکہ تلاوت کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کی آیات کا ترجمہ بھی سمجھنے کا موقع مل سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ترجمے کو حافظی ”۱۵ سطری“ قرآن کے ساتھ طبع کرنے کا کام قریب الختم ہے اور آخری مراحل میں ہے۔

جس وقت ترجمے کو حافظی قرآن میں لانے کا کام جاری تھا اسی وقت دل میں یہ داعیہ پیدا ہوا کہ بڑی عمر والے اور کمزور نگاہ والے حضرات بھی قرآن کریم کی اس ترجمانی سے فائدہ اٹھائیں، لہذا ان حضرات کے استفادے کی آسانی کی غرض سے قرآن کریم کے متن اور ترجمے کے الفاظ کو بڑا کرنا ضروری تھا، چنانچہ قرآن کریم کی سائز کو بڑا کرنے کی بجائے ایک صفحے پر سطر کو کم کیا گیا، اس طرح ایک صفحے پر ۷ سطر رکھ کر قرآن کریم اور ترجمے کے حروف کو بڑا کیا گیا، اب بڑے الفاظ میں قرآن اور ترجمہ پڑھنے کے خواہش مند حضرات کے لیے یہ ۷ سطری قرآن کریم ترجمے کے ساتھ انڈرائیڈ فون کے لیے

تیار ہے۔

اس ۷ سطری قرآن میں ایک نئی چیز یہ ہے کہ ہر صفحہ پر نیچے کی جانب قرآن وحدیث کے مضامین کی روشنی میں تیار کردہ نیکیوں پر ابھارنے والے، آخرت کی جانب مائل کرنے والے اور اللہ کے پیغام کو دلوں میں اتارنے والے چھوٹے چھوٹے جملے لکھے گئے ہیں، پورے صفحہ کا ترجمہ اور مضمون یاد رکھنا مشکل ہو سکتا ہے لیکن ایک سطر کو یاد رکھنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہے؛ اس لیے آپ جب بھی اس قرآن سے تلاوت کریں تو عمل کی نیت سے ان جملوں کو ضرور پڑھیں۔ نصیحتیں چھپے ہوئے قرآن میں موجود ہیں، موبائیل میں نہیں ہیں۔

الحمد للہ اس ترجمہ کو بھی طباعت سے پہلے خود میں نے اور میرے بچوں نے متعدد بار اچھی طرح دیکھا، اجتماعی طور پر اس کی پروف ریڈنگ کی اور پوری کوشش کی گئی کہ کوئی غلطی باقی نہ رہے۔ پھر بھی انسان سے غلطی کا امکان رہتا ہی ہے اس لیے اگر کوئی غلطی نظر آئے تو براہ کرم اطلاع فرمائیں؛ تاکہ اگلی طباعت کے موقع پر اسے درست کر لیا جائے۔

بندہ نے اس ترجمانی کا کام میدانِ عرفات میں عرفہ کے دن سورج غروب ہونے سے پون گھنٹہ قبل ۹/ ذوالحجہ ۱۴۳۳ھ بروز بدھ بمطابق ۲۴/ اکتوبر ۲۰۱۲ء شروع کیا تھا، اور ۲۰۱۶ء میں اس کی تصبیض سے فارغ ہوا، درمیان میں دعوت و تبلیغ کی مناسبت سے ہند و بیرون ہند کے اور خاص طور سے حرمین شریفین کے اسفار ہوتے رہے اور جہاں جانا ہوا تھوڑا بہت کام وہاں بھی کیا گیا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور جن کاموں کے کرنے سے وہ خوش ہوتا ہو ان کے کرنے کی توفیق دے، اور جن کاموں کے کرنے سے وہ ناراض ہوتا ہو ان سے بچنے کی توفیق دے، آمین یا رب العالمین۔

ایک اہم وضاحت: علم نبوی اس امت کی مشترکہ میراث ہے؛ لہذا امت مسلمہ کے ہر فرد کو بغیر کسی کمی زیادتی کے اس ترجمانی کے طبع کرنے کی اجازت ہے، یہاں تک کہ بندے کی قیامت تک آنے والی اولاد میں سے بھی کوئی اس پر حق نہیں رکھتا ہے کہ وہ اس کے حقوق طبع کا مطالبہ کرے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتِ ،

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج بتاریخ

۲۱ جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۰ مارچ ۲۰۱۸ء

بمقام مدینہ منورہ، مسجد نبوی علی صاحبہ الف الف صلاة وتحيّة

میں روضہ اطہر کے قریب

۷ رسطری قرآن کریم

مسمّی ب ”ریاض القرآن مع فضائل قرآن کریم“

کے آخری صفحات پر نظر ڈالی گئی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائے

اور تمام معاونین اور ہم سب کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔

آمین یا رب العالمین

اللہ کی رضا کا طالب

محمد یونس ابن حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالن پوری

۱۰ مارچ ۲۰۱۸ء

(۱) فضائل قرآن

(۱) تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن شریف کو سیکھے اور سکھائے۔ [بخاری]

(۲) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اُس کو سب دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا فرماتا ہوں۔ [ترمذی]

(۳) اللہ تعالیٰ شانہ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ شانہ کو تمام مخلوق پر۔ [ترمذی]

(۴) قرآن کا ماہر (جس کو قرآن اچھی طرح یاد ہو اور وہ اُس کو خوب پڑھتا ہو) ان فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو (قرآن کو) لکھنے والے ہیں اور نیکو کار ہیں۔ [مسلم]

(۵) جو شخص قرآن شریف کو انکلتا ہوا پڑھتا ہے اور اُس میں دقت اٹھاتا ہے اُس کے لیے دو گنا اجر ہے۔ [مسلم]

(۶) جو مسلمان قرآن پڑھتا ہے، اُس کی مثال سنترہ کی سی ہے کہ اُس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور مزہ بھی لذیذ ہوتا ہے۔ [مسلم]

(۷) اللہ تعالیٰ اس کتاب یعنی قرآن شریف کی وجہ سے کتنے ہی لوگوں کو (دنیا و آخرت میں) بلند کرتا ہے اور کتنے ہی لوگوں کو پست اور ذلیل کرتا ہے۔ [مسلم]

(۸) (قیامت کے دن) حافظ قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن شریف پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔ [ابوداؤد]

(۹) جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھے اس کے لیے اس حرف کے بدلے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر ۱۰ نیکی کے برابر ملتا ہے۔ [ترمذی]

(۱۰) جو شخص قرآن پڑھے اور اُس پر عمل کرے اُس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا، جس کی روشنی دنیا کے آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ [ابوداؤد]

(۱۱) جس شخص نے قرآن پڑھا اور پھر اُس کو یاد کیا اور اُس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام، تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمادیں گے۔ [ترمذی]

(۱۲) جس شخص نے قرآن پڑھا اور پھر اس کو یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام، تو اللہ تعالیٰ اس کے گھرانے میں ایسے ۱۰ آدمیوں کے بارے میں اُس کی شفاعت قبول فرمائیں گے جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔ [ترمذی]

(۱۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قرآن شریف کو سیکھو پھر اُس کو پڑھو۔ [ترمذی]

(۱۴) جو شخص قرآن شریف سیکھ کر پڑھتا ہے اور تہجد میں بھی اُس کو پڑھتا رہتا ہے، اُس کی مثال مشک سے بھری تھیلی کی سی ہے کہ اُس کی خوشبو تمام مکان میں پھیلی رہتی ہے۔ [ترمذی]

(۱۵) جس شخص نے قرآن سیکھا پھر اس سے بے خبر ہو گیا، اس کی مثال اس مشک کی تھیلی کی سی ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔ [ترمذی]

(۱۶) جس شخص کے دل میں قرآن شریف کا کوئی حصہ بھی محفوظ

نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ [ترمذی]

(۱۷) جیسے مکان کی رونق و آبادی رہنے والے سے ہوتی ہے،

ایسے ہی انسان کے دل کی رونق و آبادی قرآن کریم کو یاد

رکھنے سے ہے۔ [ترمذی]

(۱۸) قرآن پاک کی تلاوت کرنا دلوں کے زنگ کو دور کرتا

ہے۔ [شعب الایمان]

(۱۹) وہ گھر جس میں قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہو وہ گھر آسمان

والوں (فرشتوں) کے لیے ایسا چمکتا ہے جیسا کہ دنیا میں

بسنے والوں کے لیے ستارے چمکتے ہیں۔ [شعب الایمان]

(۲۰) تلاوت قرآن کا اہتمام کیا کرو کہ یہ دنیا میں تمہارے لیے

نور اور آخرت میں ذخیرہ ہے۔ [معجم کبیر]

(۲۱) جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی ایک گھر میں جمع ہو کر

تلاوت قرآن پاک اور اس کا دور کرتے ہیں، ان پر سکینہ

نازل ہوتی ہے۔ [مسلم]

(۲۲) جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی ایک گھر میں جمع ہو کر

تلاوت قرآن پاک اور اس کا دور کرتے ہیں، رحمت الہی
ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ [مسلم]

(۲۳) جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی ایک گھر میں جمع ہو کر
تلاوت قرآن پاک اور اس کا دور کرتے ہیں، ملائکہ
رحمت ان کو گھیر لیتے ہیں۔ [مسلم]

(۲۴) جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی ایک گھر میں جمع ہو کر
تلاوت قرآن پاک اور اس کا دور کرتے ہیں، حق تعالیٰ
شانہ ملائکہ کی مجلس میں اُن کا ذکر فرماتے ہیں۔ [مسلم]

(۲۵) تم لوگ کلام پاک (جو خود حق سبحانہ سے نکلا ہے) کے
ذریعے اللہ کا وہ قرب حاصل کر سکتے ہو جو کسی اور چیز سے
حاصل نہیں کر سکتے۔ [حاکم]

(۲۶) قرآن والے اللہ تعالیٰ کے اہل تعلق ہیں اور خاص لوگوں
میں سے ہیں۔ [ابن ماجہ]

(۲۷) اللہ تعالیٰ قاری کی آواز کی طرف اُس شخص سے زیادہ کان
لگاتے ہیں جو اپنی باندی کا گانا سن رہا ہو۔ [ابن ماجہ]

(۲۸) جو شخص ایک آیت کلام اللہ کی سننے کے لیے دو گنا نیکی

لکھی جاتی ہے اور جو تلاوت کرے اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔ [احمد]

(۲۹) کلام اللہ کو بلند آواز سے پڑھنے والا کھلم کھلا صدقہ کرنے والے کے مشابہ ہے اور آہستہ پڑھنے والا چھپ کر صدقہ کرنے والے کے مانند ہے۔ [ترمذی]

(۳۰) قرآن پاک ایسا شفیع ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا جھگڑالو ہے جس کا جھگڑا تسلیم کر لیا گیا۔ [حاکم]

(۳۱) جو شخص قرآن پاک کو اپنے آگے رکھے (اس کی پیروی کرے) اس کو یہ جنت کی طرف کھینچتا ہے اور جو اس کو پس پشت ڈال دے (اس کی پیروی نہ کرے) اس کو جہنم میں گرا دیتا ہے۔ [حاکم]

(۳۲) قرآن شریف بندے کے لیے شفاعت کرتا ہے، کہتا ہے کہ اے اللہ! میں نے اسے رات میں سونے سے روکا، میری شفاعت قبول کیجیے، پس اُس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ [حاکم]

(۳۳) حافظ قرآن کے لیے مناسب نہیں کہ غصہ کرنے والوں

کے ساتھ غصہ سے پیش آئے یا جاہلوں کے ساتھ جہالت کرے کہ وہ اپنے اندر اللہ کا کلام لیے ہوئے ہے۔ [حاکم]

(۳۴) جس نے کلام اللہ شریف پڑھا اس نے علوم نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان (دل) میں لے لیا۔ [حاکم]

(۳۵) جس نے اللہ کے واسطے قرآن پڑھا، اسے قیامت کا خوف دامن گیر نہ ہوگا اور نہ اسے حساب کتاب دینا ہوگا اور مخلوق جب تک حساب سے فارغ ہو وہ مشک کے ٹیلوں پر تفریح کریں گے۔ [المعجم الاوسط]

(۳۶) حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو ذر! اگر تم صبح کو جا کر ایک آیت کلام اللہ شریف کی سیکھ لو تو نوافل کی ۱۰۰ رکعت سے افضل ہے۔ [ابن ماجہ]

(۳۷) جو شخص ۱۰ آیتوں کی تلاوت کسی رات میں کرے، تو اس رات اس کا شمار غافلین میں نہیں ہوگا۔ [حاکم]

(۳۸) جو شخص ۱۰۰ آیات کی تلاوت کسی رات میں کرے، وہ اس رات میں قانتین (فرماں برداروں) میں لکھا جائے

گا۔ [حاکم]

(۳۹) بلاشبہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے (نازل کردہ) دسترخوان ہے، لہذا جتنا تم سے ہو سکتا ہے اتنا زیادہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ [حاکم]

(۴۰) اللہ کی کتاب (قرآن مجید) سب سے بہتر کلام ہے۔ [مسلم]

(۴۱) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہم نے قرآن پاک کو یاد کرنے اور سمجھنے کے لیے آسان کر دیا، ہے کوئی یاد کرنے والا اور سوچنے سمجھنے والا۔ [سورہ قمر]

(۴۲) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن میں لوگوں کے ہر اختلاف کا حل موجود ہے۔ [سورہ بقرہ]

(۴۳) قرآن مجید کو اپنی آواز سے (تجوید کی رعایت کے ساتھ) مزین کرو۔ [ابوداؤد]

(۴۴) جس قوم نے قرآن پر عمل کیا اور اس کے مطابق زندگی گزاری اسے ہمیشہ سر بلندی عطا ہوتی ہے۔ [دارمی]

(۴۵) جس قوم نے قرآن پر عمل نہ کیا اور اسے ترک کر دیا وہ

ذلت و خواری میں ڈھکیل دی جاتی ہے۔ [داری]

(۴۶) جو شخص اللہ کی کتاب کو پڑھے گا اور اس پر عمل کرے گا وہ

قیامت کے قریب ہر فتنے سے محفوظ رہے گا۔ [داری]

(۴۷) اللہ کی کتاب میں تم سے پہلوں کی خبریں ہیں اور تمہارے

بعد والوں کی بھی (تاکہ تم عبرت حاصل کر سکو۔) [داری]

(۴۸) اس میں تمہارے درمیان پیدا ہونے والے اختلافات کا

حل ہے کہ اس پر عمل پیرا رہنے سے اختلافات نہیں ہوں

گے۔ [داری]

(۴۹) یہ اللہ کی کتاب حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی

کتاب ہے۔ [داری]

(۵۰) جس نے یہ خیال کیا کہ اس کو کتاب اللہ کی ضرورت نہیں یا

وہ یہ سمجھتا ہے کہ اسے سب کچھ آتا ہے تو وہ دنیا و آخرت

دونوں میں تباہ و برباد ہوگا۔ [داری]

(۵۱) قرآن، اللہ کی رسی ہے (اسے تھام کر رکھنے والا اللہ سے

جڑا رہے گا، کیوں کہ اس رسی کا دوسرا سر اللہ کے ہاتھ میں

ہے۔) [داری]

(۵۲) جو شخص قرآن کو دیکھ کر پڑھنے کا عادی ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اس کی آنکھوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیتا ہے،

جب تک دنیا میں رہے۔ [فضائل القرآن للرازی]

(۵۳) جس شخص نے قرآن کریم پڑھا، پھر اسے غفلت کی وجہ سے بھلا دیا، تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا، کہ اُس کا ہاتھ یا کوئی عضو کٹا ہوا

ہوگا۔ [ابوداؤد]

(۵۴) جو شخص قرآن کی ایک آیت سننے کے لیے بھی کان لگا دے، اُس کے لیے ایسی نیکی لکھی جاتی ہے جو بڑھتی چلی

جاتی ہے۔ [احمد]

(۵۵) جو شخص کسی آیت کو پڑھے، وہ آیت اس شخص کے لیے قیامت کے دن ایک نور ہوگی۔ [احمد]

(۵۶) قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو، اس لیے کہ قیامت کے دن یہ اپنے ساتھی (تلاوت کرنے والے) کی شفاعت کرے گا۔ [احمد]

(۵۷) میری امت کے لیے فخر کی چیز قرآن مجید ہے۔ [حلیۃ الاولیاء]

(۵۸) اپنے گھروں کو (ان میں اللہ کا ذکر، کلام اللہ کی تلاوت اور عبادت نہ کر کے) قبرستان نہ بناؤ۔ [مسلم]

(۵۹) جو مسلمان بھی بستر پر جا کر قرآن کریم کی کوئی سی بھی سورت پڑھ لیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں، پھر جب بھی وہ بیدار ہو اس کے بیدار ہونے تک کوئی تکلیف دہ چیز اس کے قریب بھی نہیں آتی۔ [ترمذی]

(۶۰) جو شخص کسی رات دس آیات کی تلاوت کرے اس کے لیے ایک قنطار (بارہ ہزار درہم یا دنانیر کے وزن کے برابر ثواب) لکھا جاتا ہے۔ [طبرانی]

(۶۱) جس شخص کے دل میں قرآن کریم کا کوئی حصہ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ [ترمذی]

(۶۲) جیسے مکان کی رونق و آبادی رہنے والے سے ہے، ایسے ہی انسان کے دل کی رونق و آبادی قرآن کریم کو یاد رکھنے سے ہے۔ [ترمذی]

(۶۳) قرآن شریف والے، وہ اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔ [احمد]

(۶۴) تم اپنے لیے شفا کی دو چیزوں؛ شہد اور قرآن کو لازم پکڑ لو۔ [ابن ماجہ]

(۲) سورتوں کے فضائل

(۱) سورہ فاتحہ رتبے کے اعتبار سے قرآن کی سب سے بڑی سورت ہے۔ [بخاری]

(۲) سورہ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ [داری]

(۳) جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے، شیطان اس گھر سے یقیناً بھاگ جاتا ہے۔ [مسلم]

(۴) سورہ بقرہ کو پڑھا کرو، اس کو حاصل کرنا اور پڑھنا برکت کا سبب ہے۔ [مسلم]

(۵) سورہ بقرہ کو پڑھا کرو، اس کو چھوڑ بیٹھنا خسارہ اور حسرت کا باعث ہے، اور ناکارہ لوگوں کو اس کو پڑھنے کی قدرت نہیں ہوتی۔ [مسلم]

(۶) جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات میں پڑھ لے، تو یہ دونوں آیتیں اس کے لیے کافی ہو جائیں گی (ہر برائی سے محفوظ رہے گا، تہجد کے قائم مقام ہو جائی گی)۔ [بخاری]

(۷) سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جس مکان میں تین رات

تک پڑھی جاتی رہیں، شیطان اس کے نزدیک بھی نہیں آتا۔ [احمد]

(۸) دوچمکتی ہوئی اور روشن سورتیں؛ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھا کرو، اس لیے کہ یہ دونوں سورتیں اس طرح آئیں گی گویا وہ دوبادل ہیں۔ [مسلم]

(۹) سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران، اپنے پڑھنے والوں کو بخشنا نے کے لیے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرتی ہوں گی۔ [مسلم]

(۱۰) آیۃ الکرسی اللہ کی کتاب کی ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑی آیت ہے۔ [مسلم]

(۱۱) جس مال پر اس آیت الکرسی کو پڑھ کر دم کرو گے یا لکھ کر (مال میں) رکھ دو گے، تو شیطان اس مال کے قریب بھی نہ آئے گا۔ [ابن حبان]

(۱۲) اولاد پر اس آیت الکرسی کو پڑھ کر دم کرو گے یا بچہ کے گلے میں ڈال دو گے، تو شیطان اولاد کے قریب بھی نہ آئے گا۔ [ابن حبان]

(۱۳) جو شخص سونے کے لیے بستر پر آئے اور آیت الکرسی پڑھ لے تو اللہ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا متعین ہوتا

ہے اور شیطان اس کے قریب بھی نہیں جاتا۔ [بخاری]

(۱۴) دو چمکتی ہوئی اور روشن سورتیں؛ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھا کرو، اس لیے کہ یہ دونوں سورتیں اس طرح آئیں گی گویا وہ دو بادل ہیں۔ [مسلم]

(۱۵) سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران، اپنے پڑھنے والوں کو بخشناںے کے لیے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرتی ہوں گی۔ [مسلم]

(۱۶) جو شخص جمعہ کی رات میں سورہ کہف پڑھ لیتا ہے، اس کے لیے اس کی جگہ اور خانہ کعبہ کے درمیان ایک نور روشنی بخشتا رہتا ہے۔ [حاکم]

(۱۷) جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھ لیتا ہے، اس کے لیے اس جمعہ سے آنے والے جمعہ کے درمیان (پورے ہفتے) ایک نور روشنی بخشتا رہتا ہے۔ [دارمی]

(۱۸) جس شخص نے سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں حفظ کر لیں (اور پابندی سے پڑھتا رہا) وہ دجال کے فتنے سے بچا دیا

جائے گا۔ [مسلم]

(۱۹) جس شخص نے سورہ کہف کی آخری دس آیتیں حفظ کر لیں
(اور پابندی سے پڑھتا رہا) وہ دجال کے فتنے سے بچا دیا
جائے گا۔ [مسلم]

(۲۰) جو شخص دجال کو پالے (یعنی اس کے سامنے ظاہر ہو
جائے) اس کو چاہیے کہ وہ سورہ کہف کی ابتدائی دس
آیتیں اس کے منہ پر پڑھ دے۔ [ابوداؤد]

(۲۱) رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب
تک اَلَمْ سجدہ اور تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ
نہ پڑھ لیتے۔ [ترمذی]

(۲۲) جو شخص کسی بھی رات سورہ حم الدخان پڑھتا ہے، تو صبح تک
ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ [ترمذی]

(۲۳) یقیناً ہر چیز کا دل ہوتا ہے، قرآن کریم کا دل سورہ یس ہے،
اور جو شخص سورہ یس پڑھے گا اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کے
پڑھنے پر دس مرتبہ قرآن کریم پڑھنے کا ثواب لکھ دیں
گے۔ [ترمذی]

(۲۴) سورہ یس قرآن کریم کا دل ہے، جو شخص بھی اس کو محض اللہ کی خوشنودی اور آخرت میں ثواب پانے کے لیے پڑھا کرے، اس کی ضرور مغفرت کر دی جائے گی اور اس کو مرنے والوں پر (نزع کے وقت) پڑھا کرو۔ [نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان]

(۲۵) جس نے اللہ کی رضا کے لیے رات میں سورہ یس پڑھی، اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ [ابن حبان]

(۲۶) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص شروع دن میں آیۃ الکرسی اور سورہ مؤمن کی پہلی تین آیتیں: **حَمْدٌ سَعِ إِلَیْهِ الْمَصِیْرُ** تک پڑھ لے تو شام تک اور شام کو پڑھ لے تو صبح تک ہر برائی اور تکلیف سے محفوظ رہے گا۔ [ترمذی]

(۲۷) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات مجھ پر ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے (تمام دنیا سے)، پھر آپ ﷺ نے **إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا** تلاوت فرمائی۔ [بخاری]

(۲۸) جس شخص نے ہر رات سورہ واقعہ پڑھی اس پر فقر نہیں آئے گا۔ [شعب الایمان]

(۲۹) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! سورہ انعام کو پہنچانے کے لیے اتنے فرشتے آئے ہیں کہ ان کے جھوم سے آسمان کے کنارے ڈھک گئے۔ [حصن حصین]

(۳۰) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ سورہ ملک ہر مؤمن کے دل میں ہو۔ (یعنی ہر مسلمان اس کو ضرور یاد کر لے اور پابندی سے پڑھا کرے)۔ [حاکم]

(۳۱) تَبَارَكَ الَّذِي کی تیس آیتیں انھیں پڑھنے والے آدمی کی مسلسل سفارش کرتی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ [نسائی]

(۳۲) رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک اَلَمْ سجدہ اور تَبَارَكَ الَّذِي بِیَدِهِ الْمُلْک نہ پڑھ لیتے۔ [ترمذی]

(۳۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سورت قبر کے عذاب کو روکنے والی ہے، تو رات میں اس کا نام

سورہ ملک ہے، جس شخص نے اس کو کسی رات میں پڑھا
اس نے بہت زیادہ ثواب کمایا۔ [حاکم]

(۳۴) سورہ ملک اللہ تعالیٰ کے عذاب سے روکنے والی ہے اور قبر
کے عذاب سے نجات دلانے والی ہے۔ [ترمذی]

(۳۵) رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں وَالسَّمَاءِ
ذَاتِ الْبُرُوجِ اور وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ اور ان جیسی
سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ [ابوداؤد]

(۳۶) رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز میں سورہ ثَمَس اور اس جیسی
سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ [ترمذی]

(۳۷) رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ
الْأَعْلٰی اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا
کرتے تھے۔ [ابوداؤد]

(۳۸) رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ
رَبِّكَ الْأَعْلٰی اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا
الْكَافِرُونَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
پڑھتے تھے۔ [نسائی]

(۳۹) رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ سجدہ اور

سورہ دھر پڑھا کرتے تھے۔ [بخاری]

(۴۰) سورہ زلزال قرآن کریم کے نصف حصے کے برابر

ہے۔ [ترمذی]

(۴۱) اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ کا ثواب ایک ہزار آیتوں کے برابر

ہے۔ [متدرک]

(۴۲) قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھنے کے بعد بغیر کسی سے بات

کیے ہوئے سو جایا کرو، کیوں کہ اس سورت میں شرک سے

براءت ہے۔ [ابوداؤد]

(۴۳) جو شخص رات میں سوتے وقت سورہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

پوری پڑھے تو وہ شرک سے بری ہوگا۔ [ترمذی]

(۴۴) سورہ کافرون قرآن کے چوتھائی حصے کے برابر ہے۔

[ترمذی]

(۴۵) اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ قرآن پاک کا چوتھائی ہے۔

[شعب الایمان]

(۴۶) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قرآن پاک کے تہائی حصے کے

برابر ہے۔ [ترمذی]

(۴۷) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح و شام ”سورۃ اخلاص اور معوذتین (سورۃ فلق اور سورۃ ناس)“ تین مرتبہ پڑھ لیا کرو، تم ہر چیز کے شر سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ [ترمذی]

(۳) رَبَّنَا اور دیگر آیتیں اور دعائیں

(۱) یہ اللہ تعالیٰ کی سکھائی ہوئی خاص دعا ہے، اللہ تعالیٰ سے ہدایت طلب کرنے کے لیے اِن الفاظ میں دعا کرنی چاہیے۔ [سورۃ فاتحہ: ۵]

(۲) یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے، جہالت سے بچنے کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورۃ بقرہ: ۶۷]

(۳) برکت اور امن کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا ہے۔ [سورۃ بقرہ: ۱۲۶]

(۴) حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کے وقت یہ دعا مانگی ہے، لہذا نیک اعمال کے بعد قبولیت کے لیے اس دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورۃ بقرہ: ۱۲۷]

(۵) یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے؛ اللہ تعالیٰ کی وفاداری اور فرمانبرداری کا حق ادا کرنے کی توفیق اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے مانگنی چاہیے، اس دعا کو بھی پڑھتے رہنا چاہیے۔ [سورۃ بقرہ: ۱۲۸]

(۶) صبر کرنے والوں کی صفت یہ ہے کہ رنج و غم اور مصیبت کے وقت وہ اس دعا کا اہتمام کرتے ہیں، لہذا اگر ایسے حالات ہو تو ہمیں بھی اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورۃ بقرہ: ۱۵۶] [مسلم]

(۷) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے والوں کی خاص صفت بیان فرمائی ہے، لہذا جب کوئی مصیبت پہنچے یا اس کی خبر آئے تو یہ دعا ضرور پڑھنی چاہیے۔

[سورۃ بقرہ: ۱۵۶]

(۸) اس دعا میں انسان کے تمام دینی اور دنیوی مقاصد آ جاتے ہیں، اسی وجہ سے رسول کریم ﷺ یہ دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے، لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ یہ دعا کثرت سے مانگا کریں۔ [سورۃ بقرہ: ۲۰۱]

(۹) یہ ایمان اور اعمال صالحہ پر جمے ہوئے مؤمنین کی دعا ہے، لہذا جب کبھی مخالف حالات پیش آئیں، صبر و استقامت اور اللہ کی مدد حاصل کرنے کے لیے اس دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ بقرہ: ۲۵۰]

(۱۰) یہ دو آیتیں شب معراج میں رسول اللہ ﷺ کو بطور خاص تحفہ میں دی گئیں تھیں، یہ دو آیتیں جس گھر میں پڑھی جاتی ہیں، تین دن تک شیطان اس گھر کے پاس نہیں آتا۔ [ترمذی: ۲۸۲۸] (سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں)

(۱۱) حق پرستوں کا ایک کمال یہ ہے کہ ان لوگوں کو دین پر قائم رہنے کی فکر ہر دم لگی رہتی ہے، وہ ہمیشہ اپنے اللہ سے استقامت کی دعا مانگتے ہیں، حضور ﷺ بھی ہمیشہ استقامت کی دعا مانگا کرتے تھے، ہم تو اس کے زیادہ محتاج ہیں، لہذا دین پر قائم رہنے اور دین پر استقامت کے لیے اس دعا کو پڑھتے رہنا چاہیے۔

[سورہ آل عمران: ۸]

(۱۲) یہ متقیوں کی دعا ہے، لہذا ہمیں بھی اپنے گناہوں کی معافی

اور دوزخ کی آگ سے حفاظت کے لیے اس دعا کا اہتمام کیجیے۔ [سورۃ آل عمران: ۱۶]

(۱۳) حضرت زکریا علیہ السلام نے نیک اولاد ان الفاظ میں مانگی تھی، جس کو قبول فرما کر اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام عطا فرمائے تھے، لہذا نیک اولاد کے حصول کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورۃ آل عمران: ۳۸]

(۱۴) حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام کے یہاں اللہ کی قدرت کے غیر معمولی کرشمے دیکھ کر اپنے لیے اولاد کی دعا ان الفاظ میں مانگی تھی، لہذا بے اولادوں کو اس دعا کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورۃ آل عمران: ۳۸]

(۱۵) یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص ساتھیوں کی دعا ہے، لہذا ہمیں بھی اپنا شمار کامل مؤمنین میں کروانے کے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگنی چاہیے۔ [سورۃ آل عمران: ۵۳]

(۱۶) دین کی سربلندی کی خاطر حضرات انبیاء کرام کا ساتھ دینے والوں کی ایک عظیم الشان صفت یہ ہے کہ وہ اپنی بے مثال قربانی کے ساتھ ساتھ یہ دعائیں بھی کرتے ہیں،

لہذا ہمیں بھی اپنے گناہوں کی بخشش، دنیا میں فتح و کامیابی اور آخرت میں اللہ کی رضا مندی اور جنت پانے کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ آل عمران: ۱۳۷]

(۱۷) دشمن سے مقابلے اور اس کے لیے ہونے والے سفر کے دوران صحابہ کی زبان پر مسلسل یہ کلمات تھے، لہذا جب تمہیں غم و پریشانی لاحق ہو اور حالات تنگ اور پریشان کن ہوں تو یہ دعا کثرت سے پڑھا کرو۔ [ابوداؤد]

[سورہ آل عمران: ۱۷۳]

(۱۸) یہ عقلمندوں (ایمان والوں) کی اللہ سے دعا ہے، لہذا اس آیت کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جہنم کے عذاب سے حفاظت طلب کریں۔ [سورہ آل عمران: ۱۹۱]

(۱۹) یہ عقلمندوں (ایمان والوں) کی اللہ سے درخواست ہے، چنانچہ میدان حشر کی رسوائی سے بچنے کے لیے اس دعا کو اہتمام سے پڑھیں۔ [سورہ آل عمران: ۱۹۲]

(۲۰) یہ عقلمندوں (ایمان والوں) کی اللہ سے درخواست ہے، لہذا بڑے گناہوں کی معافی اور نیک لوگوں میں شامل

ہونے کے لیے اس دعا کو زیادہ سے زیادہ پڑھیں۔

[سورہ آل عمران: ۱۹۳]

(۲۱) یہ عقلمندوں (ایمان والوں) کی اللہ سے درخواست ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حضرات انبیاء کرام کے ذریعے کیے ہوئے جنت کے وعدے کو حاصل کرنے اور قیامت کی رسوائی سے بچنے کے لیے اس دعا کا اہتمام کریں۔

[سورہ آل عمران: ۱۹۴]

(۲۲) یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خاص دعا ہے، لہذا ہمیں بھی آسمانی نعمتوں کے حصول اور روزی میں برکت کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ مائدہ: ۱۱۴]

(۲۳) یہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام کی خاص دعا ہے، لہذا اپنے گناہوں کی معافی اور اللہ کی مہربانیوں کو طلب کرنے کے لیے اس دعا کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ اعراف: ۲۳]

(۲۴) جہنمیوں کی نگاہیں جب دوزخیوں پر پڑیں گی تو اللہ کے عذاب سے ڈر کر یہ دعا کرنے لگیں گے، لہذا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے حفاظت کے لیے اس دعا کا خاص اہتمام

کرنا چاہیے۔ [سورۃ اعراف: ۴۷]

(۲۵) یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی مانگی ہوئی دعا ہے، لہذا جب حق و باطل گڈمڈ ہو گیا ہو اور حق سمجھ میں نہ آتا ہو تو ایسے موقع پر اس دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورۃ اعراف: ۸۹]

(۲۶) جادوگر جب اللہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے تو فرعون نے بوکھلا کر انھیں سزا دینے کا اعلان کر دیا، اس وقت فرعون کے جادو گروں نے یہ دعا کی ہے، لہذا دشمنانِ اسلام کی طرف سے ہونے والی زیادتیوں کے وقت اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرنی چاہیے۔ [سورۃ اعراف: ۱۲۶]

(۲۷) یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے، اپنے لیے اور اپنے بھائی کے لیے حصول مغفرت و رحمت کی دعا ان الفاظ میں کرنی چاہیے۔ [سورۃ اعراف: ۱۵۱]

(۲۸) یہ دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جاتے ہوئے پڑھی تھی، لہذا اللہ سے رحم و کرم طلب کرنے اور دنیا و آخرت کی نیک حالی کے لیے اس دعا (اَنْتَ وَلِیُّنَا

سے اِنَّا هٰذَا اِلَيْكَ تَك) کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورۃ اعراف: ۱۵۵، ۱۵۶]

(۲۹) جو اس دعا کو ہر صبح و شام سات مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کی مصیبتوں اور رنج و غم سے نجات دے گا۔

[عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی] [سورۃ توبہ: ۱۲۹]

(۳۰) قرآن کریم سراسر ہدایت و نصیحت ہے اور دلوں کی (ظاہری اور باطنی) بیماریوں کے لیے شفا ہے، لہذا قرآن کریم کے احکامات پر عمل کر کے روحانی بیماریوں کا اور سورتوں اور آیتوں کو پڑھ کر جسمانی بیماریوں کا علاج کرنا چاہیے۔ [سورۃ یونس: ۵۷]

(۳۱) یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی دعا ہے، لہذا ظالموں کے ظلم سے چھٹکارہ پانے کے لیے اور اُن سے حفاظت کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورۃ یونس: ۸۵، ۸۶]

(۳۲) یہ حضرت نوح علیہ السلام کی خاص دعا ہے، عفو و درگزر

کے لیے یہ دعا مانگنی چاہیے۔ [سورہ ہود: ۴۷]
 (۳۳) یہ حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا ہے، جو شخص یہ چاہے
 کہ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہو اور اُس کا حشر نیک لوگوں سے
 ساتھ ہو تو اُس کو اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورہ یوسف: ۱۰۱]

(۳۴) یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خاص دعا ہے، اپنے لیے اور
 اپنی اولاد کے لیے نماز کا اہتمام اور اور دعا کی قبولیت کے

لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ ابراہیم: ۴۰]

(۳۵) یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک جامع دعا ہے،
 الحاح و زاری کے ساتھ اپنی، اپنے والدین اور تمام امت

مسلمہ کے لیے یہ دعا کرنی چاہیے۔ [سورہ ابراہیم: ۴۱]

(۳۶) والدین کے لیے اس دعا کا بطور خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورہ بنی اسرائیل: ۲۴]

(۳۶) رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے وقت یہ دعا پڑھی تھی،

لہذا مجبوری کی وجہ سے کسی جگہ منتقل ہونا پڑے تو اس دعا کا

اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ بنی اسرائیل: ۸۰]

(۳۷) قرآن کریم (جسمانی اور روحانی) ہر بیماری کے لیے شفا اور رحمت ہے، لہذا قرآن کریم کے احکامات پر عمل کر کے روحانی بیماریوں کا اور سورتوں اور آیتوں کو پڑھ کر جسمانی بیماریوں کا علاج کرنا چاہیے۔ [سورۃ بنی اسرائیل: ۸۲]

(۳۸) عبدالمطلب کی اولاد میں کسی کے یہاں جب کوئی بچہ زبان کھولنے کے قابل ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اسے یہ آیت (سورۃ بنی اسرائیل: ۱۱۱) سکھا دیتے تھے۔

[عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی]

(۳۹) رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیماری اور تنگ دستی کی حالت میں دیکھا تو آپ ﷺ نے ان کو تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ کے ساتھ اس آیت (سورۃ بنی اسرائیل: ۱۱۱) کو پڑھنے کا مشورہ دیا، چنانچہ کچھ دنوں بعد آپ ﷺ نے انھیں اچھے حال میں پایا۔ [عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی]

(۴۰) یہ عزت دلانے والی آیت ہے۔

[سورۃ بنی اسرائیل: ۱۱۱] [احمد]

(۴۱) یہ اصحاب کہف کی مانگی ہوئی خاص دعا ہے، بے دین حکمرانوں سے حفاظت کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورۃ کہف: ۱۰]

(۴۲) اپنے دین کی حفاظت کی خاطر غار میں پناہ لینے والوں (اصحاب کہف) کی یہ خاص دعا ہے، لہذا ہمیں بھی اپنے دینی اور دنیوی کاموں کی درستی اور دینی و دنیوی مقاصد کے اسباب حاصل کرنے کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورۃ کہف: ۱۰]

(۴۳) دین دار غریب نے مالدار بے دین کو نصیحت کرتے ہوئے بڑا زبردست جملہ کہا ہے، حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھ لیا کرے، تو سوائے موت کے اپنے اہل و عیال اور مال میں کوئی آفت نہیں دیکھے گا۔

[سورۃ کہف: ۳۹] [طبرانی اوسط: ۴۴۱۲]

(۴۴) یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہت خاص دعا ہے، دل کو روشن کرنے اور زبان میں قوت پیدا کرنے اور لکنت

(ہکلا پن) دور کرنے کے لیے اس دعا کو خوب پڑھیں۔

[سورہ طہ: ۲۵ تا ۲۸]

(۴۵) جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام کلثومؓ کو قبر میں رکھا

تو پڑھا: مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نَعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اٰخَرٰى۔

[احمد: ۲۲۱۸۷، سورہ طہ: ۵۵]

(۴۶) یہ ایک جامع دعا ہے، جس کی تلقین اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ

ﷺ کو فرمائی ہے، لہذا ہمیں بھی علم میں اضافے اور سمجھنے کی توفیق کو حاصل کرنے کے لیے اس دعا کا اہتمام

کرنا چاہیے۔ [سورہ طہ: ۱۱۴]

(۴۷) جو مسلمان بندہ کسی مشکل معاملہ میں ان کلمات کے

ذریعے (جن کے ذریعے حضرت یونس علیہ السلام نے

مچھلی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کو پکارا تھا) دعا کرے، تو اللہ

تعالیٰ اُس کی دعا ضرور قبول فرماتے ہیں۔ [ترمذی:

۳۵۰۵، سورہ انبیاء: ۸۷]

(۴۸) یہ حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی کے پیٹ میں مانگی ہوئی

دعا ہے، لہذا جو مسلمان اپنے کسی مقصد کے لیے اِن کلمات کے ساتھ دعا کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس کو قبول فرمائیں گے۔ [ترمذی: ۳۵۰۵] [سورۃ انبیاء: ۸۷]

(۴۹) یہ حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی کے پیٹ میں مانگی ہوئی دعا ہے، لہذا جب کوئی بیماری، مصیبت یا آزمائش میں مبتلا ہو جائیں تو اس دعا کو زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہیے۔ [سورۃ انبیاء: ۸۷]

(۵۰) یہ حضرت زکریا علیہ السلام کی خاص دعا ہے، حصول اولاد کے لیے اس دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورۃ انبیاء: ۸۹]

(۵۱) رسول اللہ ﷺ کو جب بھی جنگ کے حالات پیش آتے تو ان الفاظ میں دعا فرماتے، لہذا ہمیں بھی اللہ تعالیٰ سے فتح و نصرت اور انصاف اِن الفاظ میں طلب کرنا چاہیے۔

[سورۃ انبیاء: ۱۱۲]

(۵۲) یہ حضرت نوح علیہ السلام کی عذاب الہی سے نجات کے بعد کی خاص دعا ہے، اللہ تعالیٰ سے خیر و عافیت اِن الفاظ

میں طلب کرنی چاہیے۔ [سورہ مؤمنون: ۲۹]

(۵۳) یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا ہے، ظالمین سے براءت کے

لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ مؤمنون: ۹۴]

(۵۴) اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا تلقین فرمائی ہے،

لہذا شیطان کے مکر و فریب سے بچنے کے لیے اس دعا کا

اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ مؤمنون: ۹۷، ۹۸]

(۵۵) محشر میں ایمان والوں کی دعا اس طرح ہوگی، لہذا ہمیں

بھی دنیا میں اللہ سے گناہوں کی معافی اور رحمت کی طلب

میں رہنا چاہیے اور اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورہ مؤمنون: ۱۰۹]

(۵۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک بے ہوش کے

کان میں یہ آیت پڑھی اور دم کیا تو وہ ہوش میں آ گیا تو

آپ ﷺ نے اس واقعہ کو سننے کے بعد فرمایا کہ (یہ

آیات اتنی وزنی ہیں کہ) اگر کوئی شخص پورے یقین کے

ساتھ اس کو پڑھ کر پہاڑ پر دم کر دے تو وہ بھی اپنی جگہ

سے ہٹ جائے۔

[عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی] [سورۃ مؤمنون: ۱۱۵ تا ۱۱۸]

(۵۷) اس آیت میں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے شکایت فرما رہے ہیں کہ میری قوم (ایمان والوں) نے قرآن کریم کی تلاوت نہ کر کے اور اس پر عمل نہ کر کے قرآن کریم کو پس پشت ڈال دیا ہے، ہمیں قرآن کریم کی تلاوت کا اہتمام کرنا چاہیے اور زندگی بھر اس کے احکامات پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ [سورۃ فرقان: ۳۰]

(۵۸) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن پڑھا، مگر پھر اس کو بند کر کے گھر میں معلق کر دیا، نہ اس کی تلاوت کی پابندی کی، نہ اس کے احکام میں غور کیا، قرآن اس کے گلے میں پڑا ہوا آئے گا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کرے گا کہ آپ کے اس بندے نے مجھے چھوڑ دیا تھا، اب آپ میرے اور اس کے معاملے کا فیصلہ فرما دیجیے۔ [تفسیر قرطبی] لہذا ہمیں قرآن کریم کی تلاوت کا اہتمام کرنا چاہیے اور زندگی بھر اس کے احکامات پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ [سورۃ فرقان: ۳۰]

(۵۹) یہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کی صفت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جہنم کے عذاب سے حفاظت طلب کرتے رہتے ہیں، ہمیں بھی اس طرح دعا مانگنا چاہیے۔ [سورہ فرقان: ۶۵]

(۶۰) اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کی دعا کا تذکرہ فرمایا ہے کہ وہ یہ دعا مانگا کرتے ہیں، لہذا اپنے اہل و عیال کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک بنانے کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ فرقان: ۷۴]

(۶۱) حکمت، صلاح و تقویٰ، سچی ناموری اور جنت حاصل کرنے کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورہ شعراء: ۸۳ تا ۸۵]

(۶۲) یہ حضرت لوط علیہ السلام کی دعا ہے، لہذا اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو بُرے لوگوں کی صحبت اور میل جول سے بچانے کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورہ شعراء: ۱۶۹]

(۶۳) یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بہت ہی جامع دعا ہے، اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ اللہ کے شکر گزار بندوں میں

بہنیں اور آپ کو نیک اعمال کی توفیق عطا ہو اور آپ کی
اولاد نیک اور فرماں بردار بنے تو اس دعا کا اہتمام کریں۔
[سورہ نمل: ۱۹]

(۶۴) یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے، لہذا اللہ تعالیٰ سے
اس طرح مغفرت طلب کرنی چاہیے۔ [سورہ قصص: ۱۶]
(۶۵) یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے، لہذا اسلام اور
مسلمانوں کے دشمنوں کی طرف سے مشکلات اور
پریشانیوں کا سامنا ہو، تو اس وقت اس دعا کا اہتمام کرنا
چاہیے۔ [سورہ قصص: ۲۱]

(۶۶) یہ حضرت لوط علیہ السلام کی دعا ہے، لہذا فتنہ و فساد پھیلانے
والوں کے خلاف اللہ کی مدد طلب کرنے کے لیے اس دعا
کا اہتمام کرنا چاہیے۔ [سورہ عنکبوت: ۳۰]

(۶۷) یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے، لہذا نیک اور صالح
اولاد کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورہ صافات: ۱۰۰]

(۶۸) یہ عرش الہی کو اٹھانے والے فرشتوں کی دعا ہے ایمان

والوں کے لیے، لہذا اللہ کی رحمت، مغفرت، صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق، گناہوں سے حفاظت، جنت میں داخلے کے لیے ہمیں بھی اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورہ مؤمن: ۷، ۸، ۹]

(۶۹) یہ فرعون کے خاندان کے مؤمن شخص کی دعا ہے، جب پریشان کن حالات ہوں تو اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

[سورہ مؤمن: ۴۴]

(۷۰) رسول اللہ ﷺ جب سفر کے ارادے سے نکلتے اور سواری پر بیٹھ جاتے تو تین مرتبہ ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ فرماتے اور یہ دعا پڑھتے اور پھر سفر کی دوسری دعائیں پڑھتے۔

[ترمذی: ۳۴۷۷] [سورہ زخرف: ۱۳، ۱۴]

(۷۱) اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی اولاد نیک اور فرماں بردار بنے تو اس دعا کا اہتمام کریں۔ [سورہ احقاف: ۱۵]

(۷۲) دل سے ایمان والوں کے لیے کینہ کپٹ اور بغض و عداوت کو ختم کرنے کے لیے اس دعا کا اہتمام کرنا

چاہیے۔ [سورہ حشر: ۱۰]

(۷۳) اللہ تعالیٰ سے نور ایمانی اس انداز میں مانگنا چاہیے۔

[سورہ تحریم: ۸]

(۷۴) یہ فرعون کی بیوی آسیہ کی دعا ہے، لہذا جنت کے حصول اور اللہ کے باغی، نافرمان اور ظالم لوگوں سے چھٹکارے کے لیے یہ دعا مانگنی چاہیے۔ [سورہ تحریم: ۱۱]

(۷۵) یہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے، ان الفاظ میں اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور تمام ایمان والوں کے لیے مغفرت طلب کرنی چاہیے۔ [سورہ نوح: ۲۸]

(۴) آیات سجدہ

(۱) جب آدم کا بیٹا آیت سجدہ کی تلاوت کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا دور بھاگتا ہے اور کہتا ہے: ہائے میری ہلاکت و بربادی! انسان کو سجدے کا حکم دیا گیا، اُس نے سجدہ کیا تو جنت کا مستحق ہو گیا اور مجھے سجدے کا حکم کیا گیا، میں نے سجدہ نہیں کیا، چنانچہ میں جہنم کا حق دار ہوا۔ [مسلم]

(۲) رسول اللہ ﷺ رات کو قرآن کے سجدوں میں یہ تسبیح پڑھتے تھے: ”سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ

سَمِعَهُ وَ بَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَ قُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللَّهُ
أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ“۔

ترجمہ: میرے منہ نے اُس ذات کو سجدہ کیا جس نے
اُسے پیدا کیا، اور اپنی قوت و قدرت سے کان اور آنکھیں
بنائی، بڑی شان ہے اللہ کی جو سارے کاریگروں سے
بڑھ کر کاریگر ہے۔ [حاکم]

(۳) رسول اللہ ﷺ نے تلاوت کے سجدوں میں یہ بھی دعا
پڑھی ہے: ”اَللّٰهُمَّ اَكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا،
وَ ضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا، وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ
ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ
دَاوُدَ“۔

ترجمہ: اے اللہ! اس سجدے کے عوض میرے لیے
ثواب لکھ دیجیے اور گناہ معاف کر دیجیے اور آپ کے پاس
اسے ذخیرہ بنا دیجیے اور جیسے آپ نے حضرت داؤد علیہ
السلام کا سجدہ قبول فرمایا، اُسی طرح میرا سجدہ بھی قبول
فرمائیے۔ [ترمذی]

(۵) حدیث و قرآن سے ماخوذ تذکیری جملے

(۱) قرآن پاک کو اور اُس کی تعلیمات کو جس طرح ہو سکے اور

جتنا ہو سکے پھیلاؤ۔ [ترمذی]

(۲) اگر آپ اپنے گھر میں خیر و برکت چاہتے ہیں تو اپنے گھر

میں کثرت سے قرآن پڑھیے۔ [مسلم]

(۳) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، یہ دلیل ہے اس بات کی کہ

اللہ آپ کو یاد کر رہا ہے۔ [سورۃ بقرہ: ۱۵۲]

(۴) جن گھروں میں کلام پاک کی تلاوت کی جاتی ہے، وہ

مکانات آسمان والوں کے لیے ایسے چمکتے ہیں جیسا کہ

زمین والوں کے لیے آسمان پر ستارے چمکتے ہیں۔

[شعب الایمان]

(۵) آپ قرآن کریم پڑھیے، اس سے آپ کے دل کی بے

چینی دور ہوگی۔ [سورۃ رعد: ۲۸]

(۶) آپ قرآن کریم پڑھیے، اس سے آپ کو سکونِ قلب

نصیب ہوگا۔ [سورۃ رعد: ۲۸]

(۷) آپ قرآن کریم پڑھ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کا تذکرہ

فرشتوں کی مجلس میں کر رہا ہے۔ [مسلم]

(۸) قرآن، اللہ کا کلام ہے، آپ اُسے پڑھنا سیکھیں اور صحیح قرآن پڑھیں۔ [سورہ منزل: ۴]

(۹) جو لوگ ہر وقت اللہ کے پاک کلام میں مشغول رہتے ہیں، اللہ کے خاص لوگوں میں اُن کا شمار ہوتا ہے۔ [ابن ماجہ]
 (۱۰) اللہ تعالیٰ اُس شخص کی تلاوت غور سے سنتے ہیں، جو حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ اچھی طرح، اچھی آواز میں قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔ [ابن ماجہ]

(۱۱) قرآن پاک کی تلاوت اس طرح کرو جس طرح تلاوت کرنے کا حق ہے، یہ ایمان والا ہونے کی علامت ہے۔

[سورہ بقرہ: ۱۲۱]

(۱۲) کلام پاک کی عظمت دل میں رکھ کر پڑھیے کہ یہ بادشاہوں کے بادشاہ کا کلام ہے۔ [سورہ حجر: ۹]

(۱۳) تلاوت سے پہلے مسواک کر کے منہ صاف کر لیجیے۔ [ابن ماجہ]
 (۱۴) وضو کے بعد نہایت وقار کے ساتھ قبلہ رو ہو کر اس طرح پڑھیے کہ گویا حق تعالیٰ شانہ کو کلام پاک سنارہے ہیں۔

[الفتاویٰ الولوالجیہ]

(۱۵) آپ اللہ کا شکر ادا کیجیے کہ آپ کے ہاتھ میں اللہ کا پیغام ہے۔ [ترمذی]

(۱۶) آپ اللہ کا شکر ادا کیجیے کہ آپ کے ہاتھ میں اللہ کی مضبوط رتی ہے۔ [ترمذی]

(۱۷) قرآن کریم اس خیال کے ساتھ پڑھیے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرا تعلق مضبوط ہو رہا ہے۔ [ترمذی]

(۱۸) آپ قرآن پڑھا رہے ہیں، اللہ کی مخلوق آپ کے لیے دعائے مغفرت کر رہی ہے۔ [ترمذی]

(۱۹) آپ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے ہیں اور فرشتے آپ کے لیے رحمت کی دعائیں کر رہے ہیں۔ [مسلم]

(۲۰) آپ قرآن کریم پڑھ رہے ہیں، اپنے آپ کو گناہوں سے بچائیں، ورنہ قرآن آپ کی شکایت کرے گا۔

[سورہ فرقان: ۳۰]

(۲۱) یہ قرآن آپ کو جنت کا لباس دلوائے گا، اس لیے اُس کے آداب کی رعایت کے ساتھ خوب تلاوت کریں۔

[ترمذی]

(۲۲) یہ قرآن آپ کو کرامت کا تاج پہنوائے گا، اس لیے اُس کے آداب کی رعایت کے ساتھ خوب تلاوت کریں۔

[ترمذی]

(۲۳) یہ قرآن آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی دلوانے والا ہے اور آخرت میں اللہ کی رضا مندی سے بڑھ کر اور کیا چیز ہو سکتی ہے! [ترمذی]

(۲۴) قرآن کریم میں خاموش فتنوں کا علاج بھی موجود ہے۔

[ترمذی]

(۲۵) اگر آپ اللہ تعالیٰ کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہو تو کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ [ابن ماجہ]

(۲۶) اگر آپ کو عذاب قبر کا خوف ہے تو سورہ ملک کی تلاوت میں عذاب قبر سے نجات ہے۔ [ترمذی]

(۲۷) آپ قرآن پڑھیے، آپ کی غفلت دور ہوگی۔ [احمد]

(۲۸) اے اللہ! قرآن کریم کو ہمارے دلوں کی بہار بنا دیجیے۔

[احمد]

(۲۹) اے اللہ! قرآن کریم کو ہمارے دلوں کا نور بنا دیجیے۔

[احمد]

(۳۰) اے اللہ! قرآن کریم کے ذریعے ہمارے رنج و غم کو دور فرما دیجیے۔ [احمد]

(۳۱) آپ اللہ کا کلام پڑھ رہے ہو، تلاوت کے دوران دنیوی باتیں نہ کرو۔ [بخاری]

(۳۲) قرآن کریم کو مضبوطی سے تھام لو، یہ فتنوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔ [ترمذی]

(۳۳) قرآن کریم یاد بھی کریں کہ جس کے دل میں قرآن کریم کا کوئی حصہ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ [ترمذی]

(۳۴) اگر آپ اپنے گھر میں خیر و برکت چاہتے ہیں تو گھر میں کثرت سے تلاوت کریں۔ [مسلم]

(۳۵) اگر آپ چاہتے ہیں کہ شیاطین آپ کے گھر سے نکل جائیں، تو گھر میں قرآن بہت پڑھیے۔ [مسلم]

(۳۶) سارے فتنوں کا علاج قرآن کریم میں ہے۔ [ترمذی]

(۳۷) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، اللہ آپ کو یاد کر رہا ہے۔

[سورۃ بقرہ: ۱۵۲]

(۳۸) قرآن میں آپ کی ساری بیماریوں سے شفا ہے۔

[سورۃ بنی اسرائیل: ۸۲]

(۳۹) قرآن میں آپ کی ساری بیماریوں کا علاج ہے۔

[سورۃ بنی اسرائیل: ۸۲]

(۴۰) قرآن کریم میں آپ کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

[سورۃ انبیاء: ۱۰]

(۴۲) قرآن پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ دعا مانگنے والے سے

زیادہ عطا فرماتے ہیں۔ [ترمذی]

(۴۳) ایک حافظ قرآن دس آدمیوں کو جنت میں لے جائے گا،

لہذا اپنے بچوں کو حافظ قرآن بنائیے۔ [ترمذی]

(۴۴) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، اللہ آپ کے ساتھ ہے، غم

مت کیجیے۔ [احمد]

(۴۵) قرآن کی فضیلت ایسی ہے، جیسے اللہ کو ساری مخلوق پر

فضیلت حاصل ہے۔ [ترمذی]

(۴۶) یہ ذہن میں رکھیے کہ گنہگار کے لیے قرآن اللہ تعالیٰ سے

شکوہ شکایت کرتا ہے۔ [سورۃ فرقان: ۳۰]

(۴۷) قرآن کریم پر ہیے؛ اس سے آسمانوں میں آپ کا تذکرہ

ہوگا اور زمین میں آپ کے لیے نور کا سبب ہوگا۔

[صحیح ابن حبان]

(۴۸) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، اللہ آپ کو یاد کر رہا ہے۔

[سورۃ بقرہ: ۱۵۲]

(۴۹) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، اللہ آپ کا قرآن سن رہا ہے۔

[ابن ماجہ]

(۵۰) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، فرشتے آپ کا قرآن سن رہے

ہیں۔ [مسلم]

(۵۱) قرآن کریم دیکھ کر پڑھیے، آپ کی آنکھوں کی بیماریاں

دور ہوں گی۔ [فضائل القرآن للرازی]

(۵۲) قرآن کریم اس خیال کے ساتھ پڑھیے کہ میرے دل کا

زنگ دور ہو رہا ہے۔ [شعب الایمان]

(۵۳) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، یہی نیکیاں باقی رہنے والی

ہیں۔ [سورۃ کہف: ۴۶]

(۵۴) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، اللہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔

[سورۃ فجر: ۱۴]

(۵۵) جس سے اللہ خوش ہوتا ہے، اس کو قرآن پڑھنے کی توفیق

ملتی ہے، اس لیے اللہ کا شکر ادا کیجیے۔ [احمد]

(۵۶) صفحہ پلٹنے کے لیے حتی الامکان بایاں ہاتھ استعمال مت

کیجیے۔ [نسائی]

(۵۷) قرآن کریم کے کاغذات بھی اللہ کی پاکی بیان کر رہے

ہیں، یہ دھیان میں رکھیے۔ [سورہ اسراء: ۴۴]

(۵۸) اللہ کا وعدہ ہے کہ جو بھی نیک کام کرو گے، اللہ اُس کا اجر

ضائع نہیں کرے گا، آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، اللہ آپ

کا اجر ضائع نہیں کرے گا۔ [سورہ ہود: ۱۱۵]

(۵۹) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، آپ کو خوش ہونا چاہیے، یہ

ایمان کی علامت ہے۔ [احمد]

(۶۰) قرآن پر عمل کیجیے؛ یہ قرآن اللہ کے دربار میں آپ کے

لیے سفارش کرے گا۔ [احمد]

(۶۱) یہ قرآن اللہ سے آپ کو راضی کر دے گا۔ [ترمذی]

(۶۲) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، آپ کے (چھوٹے چھوٹے)

گناہ معاف ہو رہے ہیں۔ [سورہ ہود: ۱۱۴]

(۶۳) اگر طبیعت میں سستی ہو تو آپ آرام کر لیجیے، تاکہ قرآن

کریم غفلت سے نہ پڑھا جائے۔ [شرح السنۃ للبخاری]

(۶۴) آپ اللہ کا شکر ادا کیجیے کہ صبح ہوتے ہی اللہ آپ کو قرآن

پڑھنے کی توفیق دے دیتا ہے۔ [سورہ ابراہیم: ۷]

(۶۵) قرآن پر عمل کیجیے؛ یہ قرآن آخرت میں آپ کے درجات بلند کرائے گا۔ [ابوداؤد]

(۶۶) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، قرآن قیامت کے دن آپ کی سفارش کرے گا۔ [احمد]

(۶۷) قرآن کا ورق پلٹنے کے لیے تھوک مت لگائیے، یہ بہت ہی بڑی بے ادبی ہے۔

(۶۸) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، آپ کئی فرشتوں کے درمیان بیٹھیں ہیں، اس دھیان کے ساتھ پڑھیں۔ [مسلم]

(۶۹) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، یہ قرآن قبر میں آپ کا ساتھی ہوگا۔ [احمد]

(۷۰) دنیا اور آخرت میں ترقی چاہتے ہو تو قرآن کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑیے۔ [سورہ علق: ۳]

(۷۱) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، آپ کو اللہ کا قرب حاصل ہو رہا ہے، یہ ذہن میں رکھیے۔ [بخاری]

(۷۲) اللہ تعالیٰ قرآن کریم پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے کی ذمہ داری لیتا ہے کہ اس کو دنیا میں گمراہ نہ کرے گا اور نہ آخرت میں محروم کرے گا۔ [ترمذی]

(۷۳) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، یہ دلیل ہے کہ اللہ آپ سے محبت کر رہا ہے اور آپ کے لیے بھلائی چاہتا ہے۔

[ترمذی]

(۷۴) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، اللہ آپ کے ساتھ ہے۔

[بخاری]

(۷۵) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، اللہ آپ سے بہت خوش ہو رہا ہے، یہ ذہن میں رکھ کر پڑھیے۔ [ترمذی]

(۷۶) اپنے بچوں کو بھی ناظرہ قرآن سکھاؤ، آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(۷۷) قرآن کی طرف دیکھنے سے بھی نیکیاں ملتی ہیں، اس دھیان سے قرآن کی طرف دیکھیے۔

(۷۸) تعجب ہے اس شخص پر، جو قرآن کو پڑھتا ہے، چومتا ہے، آنکھوں سے لگاتا ہے، سینے سے لگاتا ہے، لیکن یہ جاننے کی کوشش نہیں کرتا کہ اس میں کیا لکھا ہے!!!

(۷۹) قرآن کریم اس خیال کے ساتھ پڑھیے کہ میری روحانیت میں ترقی ہو رہی ہے۔

(۸۰) افسوس ہے اس بات پر کہ سب سے زیادہ بغیر سمجھے پڑھی

جانے والی کتاب قرآن کریم ہے، اس لیے آپ قرآن کریم سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کریں۔

(۸۱) بہت مبارک ہیں وہ آنکھیں، جو قرآن کی طرف دیکھیں۔

(۸۲) بہت مبارک ہے وہ زبان، جو قرآن پڑھے۔

(۸۳) قرآن، انسانیت کے نام اللہ کا پیغام ہے، صرف مسلمانوں کے لیے نہیں ہے!

(۸۴) مرتے ہی لوگ آپ کو چھوڑ دیں گے، لیکن قرآن آپ کو نہیں چھوڑے گا۔

(۸۵) آپ کی زندگی کا بہترین وقت وہ ہے، جس میں آپ قرآن پڑھ رہے ہوں۔

(۸۶) آپ قرآن پڑھ رہے ہیں، اللہ آپ سے بات کر رہا ہے، اس دھیان سے پڑھیں۔

(۸۷) پہلے لوگ قرآن کریم کو اللہ کا فرمان سمجھتے تھے، رات بھر اُس میں غور و فکر کرتے تھے اور دن میں اُس پر عمل کرتے تھے۔

(۸۸) قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کیجیے، اس کی برکت سے آپ کا حافظہ بھی قوی ہوگا۔

(۸۹) قرآن بغیر سمجھے پڑھنا گویا اللہ کو سنانا ہے، اور سمجھ کر پڑھنا گویا کہ اللہ کی سننا ہے۔

ایک اہم فتویٰ

سوال: کیا ہمارے برادران وطن اور غیر مسلم بھائیوں کو قرآن شریف یا قرآن شریف کا ترجمہ دینا جائز ہے؟

الجواب: کتب فتاویٰ میں یہ بات موجود ہے کہ اگر کسی غیر مسلم بھائی کے بارے میں اس بات کا یقین اور ظن غالب ہو کہ وہ قرآن شریف کا مکمل احترام کرے گا اور اس سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا، اور وہ ہمارا غیر مسلم بھائی ہم سے سچی طلب کے ساتھ قرآن کریم طلب کر رہا ہے اور اس سے کسی قسم کے فتنے و فساد کا اندیشہ نہیں ہے تو ایسے شخص کو قرآن شریف یا قرآن شریف کا ترجمہ دینا جائز ہے، کوئی حرج کی بات نہیں ہے، مگر ہمارے غیر مسلم بھائی کو سمجھا دیا جائے کہ وہ اچھی طرح سے نہا کر یا منہ دھو کر صاف ستھرا ہونے کی حالت میں قرآن شریف کو ہاتھ لگائے۔ قرآن شریف کا مکمل طریقے پر ادب و احترام کرے۔ اس کی بے ادبی ہرگز نہ کرے، قرآن شریف اونچی جگہ پر رکھے، قرآن شریف یا ترجمہ پڑھتے وقت رطل یا کسی صاف ستھری چیز پر رکھ کر پڑھے۔

نوٹ: ہمارے عام غیر مسلم بھائیوں میں بلاوجہ بغیر طلب کئے ہوئے قرآن شریف تقسیم کرنے میں بے ادبی کا سخت خطرہ ہے، اس سے احتراز لازم ہے۔

فقط والسلام اعلم بالصواب

کتاب الفتاویٰ، جلد اول صفحہ نمبر ۴۶۱ فتاویٰ رحیمیہ، عالمگیری ۵، ۳۲۳

مزید تفصیلات کے لیے مذکورہ کتب سے مراجعت فرمائیں

طالب دعا: محمد یونس ابن حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالن پوری



www.aajkasabaq.in

www.bayans.org

www.ibnekaseer.net